بعض اوقات کوئی چیز ناکامی نظر آتی ہے لیکن دراصل وہ ایک موقع ہوتا ہے جس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ پھر سب کچھ حسب حال ہونے لگتا ہے۔ "یہ کسی کامیاب شخص کی کامیابی" کا ایسا گر نہیں ہے جس کی امید کسی خلا باز سے کی جاتی ہو۔ لیکن سنیتا ولیمس نے ۲۰ ستمبر سے ۷ اکتوبر تک ہندوستان بھر میں بچوں کو یہی پیغام دیا۔ گجرات سے حیدرآباد، نئی دہلی اور ممبئی تک سفر کے دوران کبھی کبھی ان کا اس طرح خیر مقدم کیا گیا جیسے کہ کوئی راک اسٹار، کوئی مہارانی، کوئی ہیروئن سب کچھ رہی ہوں۔ لیکن ان کی شخصیت سے حیرت زدہ بچوں کے لیے ان کا پیغام بالکل حقیقت پسندانہ تھا۔ وہ اپنی جماعت میں سب سے زیادہ ہونہار نہیں تھیں، کالج بھی ان کے لیے کچھ آسان نہ تھا، انھیں زندگی میں راہ عمل کا بھی ہمیشہ یقین نہ تھا اور ہمیشہ اپنی پسند کا کام بھی نہیں ملا۔ لیکن انھیں جو موقع بھی ملا اس کا انھوں نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا اور اب تاریخ کی کتابوں میں ان کا نام اس عورت کی طرح درج ہو گیا ہے، جس کا طویل ترین خلائی پرواز کا ریکارڈ ہے۔ ۱۹۵ دن کی پرواز اور سب سے زیادہ خلائی چہل قدمی ۲۹ گھنٹے ۱۷ منٹ۔ اگرچہ سنیتا ولیمس کو کائنات میں تیرنے کا، زمین اور ستاروں کو اس طرح دیکھنے کا جیسے کسی کو پتہ بھی نہ ہو ناقابل یقین تجربہ ہے لیکن انھوں نے اپنے نوعمر سامعین سے اپنی چھوٹی چھوٹی ناکامیاں اور زندگی میں غیر متوقع موڑ بیان کیے اور انھیں ترغیب دی کہ "وہ باہر نکلیں اور کچھ نئے تجربے کریں۔" انھیں جانور پسند تھے اور وہ جانوروں کی ڈاکٹر بننا چاہتی تھیں، ان کا ایک پالتو کتا تو ہے لیکن ڈاکٹری کی ڈگری نہیں ہے۔ وہ امریکی نیول اکاڈیمی میں داخلے کے لیے اپنے بال نہیں تراشنا چاہتی تھیں لیکن نیویارک سٹی میں رہنے سے ڈرتی تھیں، جہاں ویٹرنیری کی تعلیم کے لیے کولمبیا یونیورسٹی نے انھیں تسلیم کر لیا تھا۔ اس لیے انھوں نے اپنے بال تراش دیے۔ ان کی نگاہ بالکل درست تھی اور بحریہ کے غوطہ خوری کے پروگرام میں شریک ہونا چاہتی تھیں لیکن ٹسٹ میں کوئی اور اول آ گیا۔ اول درجہ کے طلبہ جیٹ پائلٹ ہو سکتے تھے اس لیے انھوں نے ہیلی کوپٹر کی پرواز کی ٹریننگ لی۔ آپ کیا جانیں۔ جب انھوں نے خلا پیمائی کے لیے درخواست دی اس وقت ناسا (امریکی خلائی وفضائی ادارہ) ہیلی کاپٹر پائلٹوں کو ہی تلاش کر رہا تھا اور وہ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کی فلائٹ نمبر ۱۴ اور ۱۵ میں فلائٹ انجینئر ہو گئیں۔ سنیتا ولیمس (۴۲ سال) کہتی ہیں کہ "خلا میں رہنے کی ٹریننگ بڑی سخت تھی۔" آسان نہ تھی۔ وہ ہمت ہارنے والی نہیں ہیں۔ وہ اپنے سامعین کو خواہ وہ غیر معمولی کارناموں والے ہوں یا معمولی لوگ ہوں یہی پیغام دیتی ہیں کہ "زندگی آپ کو بڑے مواقع دیتی ہے۔ ان سے منہ نہ پھیریے۔" ان کے چمکتے ہوئے تجسس آمیز چہروں کو دیکھتے ہوئے وہ کہتی ہیں: "میں آپ کو چاند پر دیکھنا چاہتی ہوں۔"

—لورنڈا کیز لونگ

سنیتا ولیمس انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی ممبئی میں اپنے لکچر سے قبل ایک کمسن فین کو پیار کرتی ہوئیں۔

ناسا